اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اُسی پر بھروسہ کرتے ہوئے مغربی افریقہ کے دورہ پر جا رہا ہوں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳؍اپریل ۱۹۷۰ء بمقام مسجد مبارک ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے میں انشاء اللہ تعالیٰ کل صبح مغربی افریقہ کے دورہ پر روانہ ہوں گا۔ ربوہ اور آپ دوستوں کی اس عارضی جدائی سے طبیعت میں اداسی بھی ہے اللہ تعالیٰ کے اس فضل پر خوشی بھی ہے کہ وہ محض اپنی رحمت سے یہ توفیق عطا کر رہا ہے کہ ان اقوام کے پاس جا کر جو صدیوں سے مظلوم رہی ہیں اور صدیوں سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند مہدی معہود کی انتظار میں رہی ہیں اور جن میں سے استثنائی افراد کے علاوہ کسی کو بھی حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی زیارت نصیب نہیں ہوئی پھر ان کے دلوں میں یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ آپؑ کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ ان تک پہنچے اور اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ان کو ہدایت کی طرف اور ان کو رشد کی طرف اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی طرف بلائے اور وہ خَلِیْفَةً مِنْ خُلَفَائِہٖ کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کریں اور ان کی طبیعتیں ایک حد تک سیری محسوس کریں۔ چنانچہ صدیوں کے انتظار کے بعد اللہ تعالیٰ نے چاہا تو انہیں یہ موقعہ نصیب ہوگا دعا ہے کہ یہاں میری موجودگی میں بھی آپ ہمیشہ ثبات قدم پر مضبوطی سے قائم رہیں اور اللہ تعالیٰ کے دامن کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور میری غیر حاضری میں بھی اللہ تعالیٰ آپ کے لئے صدق وثبات اور وفا کے سامان اور صدق وثبات اور وفا اور محبت کی فضا

پیدا کرتا رہے اور ہمارا ان ممالک کی طرف جانا ان کے ثبات قدم کا موجب بنے اور جذبہ وفا میں شدت کا موجب ثابت ہو اور وہ قومیں محبت الٰہی میں اور بھی آگے بڑھیں اور وہ جو ابھی تک اندھیروں میں بھٹکتے پھر رہے ہیں انہیں بھی روشنی کی وہ کرن نظر آ جائے جو اسلام کی شاہراہ کو منور کر رہی ہے اور بنی نوع انسان کو اس طرف بلا رہی ہے ظلم کے پھندوں سے وہ آزاد ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں وہ گرفتار ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ شیطانی ظلمات سے انہیں نجات دے اور وہ جو نُورُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے اس کے نور سے ان کے دل و سینہ منور ہو جائیں اور خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے کہ ہمارا جو قدم ہر روز اپنی فتح اور اپنے مقصود کے حصول میں ہماری جو جدوجہد ہے اس کے کامیاب اختتام اور غلبۂ اسلام کی طرف بڑھ رہا ہے وہ قدم اور بھی تیزی کے ساتھ اپنے مقصود اور مطلوب کی طرف اللہ تعالیٰ کے سہارے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل بڑھنے لگے اور ان ممالک میں بھی (ساری دنیا میں ہی) آخری فتح اور غلبہ کے دن جلد آ جائیں تا کہ بنی نوع انسان اس بھیانک عذاب سے محفوظ ہو جائیں جس کی طرف وہ خود اپنی جہالت کے نتیجہ میں بڑھ رہے ہیں میری غیر حاضری میں بھی آپ محبت اور پیار سے رہیں۔ میری موجودگی میں بہت سے غریبوں اور مسکینوں کو یہ سہارا ہوتا ہے کہ اگر انہیں کوئی تکلیف پہنچی تو وہ فوراً میرے پاس پہنچیں گے اور ان کے دکھ کا مداوا ہو جائے گا بعض نادان اپنی نادانیوں سے رعب خلافت کے قرب کی وجہ سے بچے رہتے ہیں اور جب خلافت کا قرب عارضی طور پر اس طرح نہ رہے اور ان کی اپنی جہالت کی وجہ سے وہ احساس کند ہو جائے جو خلافت کے رعب کا احساس ہے تو پھر شیطان ان سے جہالت کے کام بھی کروا دیتا ہے اس قسم کے نادان دماغ کو میں یہ کہوں گا کہ خلیفہ وقت کے لئے نہیں خدا اور اس کے رسول کے لئے اپنے بھائیوں سے محبت کرو اور اپنی نادانیوں کے نتائج سے اپنے نفس اور اپنے خاندان اور اپنی نسلوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے رہو ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تاکیداً وصیت کی ہے۔ ہم ہر ایک کے ساتھ خیر خواہی اور ہمدردی سے پیش آئیں۔ اپنے نفس کو جس پر بعض دفعہ شیطان سوار ہو جاتا ہے اس گھوڑے کی طرح نہ چھوڑ دیں کہ جو شیطان بھی آئے اس پر سوار ہو جائے بلکہ یہ نفس ہمیشہ

(اگر اس کی گھوڑے کی مثال ہو تو یہ ایک) ایسا گھوڑا رہے جس پر اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیشہ سوار رہے اور جس کی لگام ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے ہاتھ میں رہے ورنہ تو گر پڑنا اور ہلاک ہو جانا یقینی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

پس محبت اور پیار سے اپنے دن گزاریں اور صدقہ اور دعاؤں کے ساتھ میری مدد کریں جو کام میرے سپرد ہے اور جس کی آخری ذمہ داری ان کمزور کندھوں پر رکھی گئی ہے وہ صرف میرا کام نہیں بلکہ ساری جماعت کا کام ہے خدا تعالیٰ کے حضور جواب دہی بڑی سخت ہے غرض خلافت کے قیام کے ساتھ جماعت کی ذمہ داریاں کم نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ اور بھی بڑھ جاتی ہیں کیونکہ جب خلافت نہ رہی عوام کہہ سکتے تھے کہ اے ہمارے رب! اگر ہمیں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء میں سے کوئی ہدایت کی طرف بلانے والا ہوتا اور اگر ہمیں پیار اور غصہ کے ساتھ ان حدود کے اندر رکھنے والا کوئی ہوتا جن حدود کو تو نے قائم کیا تو نہ ہم بھٹکتے اور نہ شیطان کی یلغار ہم پر کامیاب ہوتی لیکن جب خلافت قائم ہو اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور اس کی بے شمار رحمتیں جماعت پر نازل ہو رہی ہوں، راہیں روشن ہوں اور اندھیرے بھاگ رہے ہوں اس وقت نور سے نفرت اور ظلمت سے وہی پیار کرے گا جس کا دل شیطان کے قبضہ میں ہو پھر وہ اس گروہ میں سے نہیں ہوگا جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ ''عِبَادِیْ'' اور جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہے کہ شیطان ان پر غالب نہیں آ سکتا، پس اللہ تعالیٰ اپنے ایک سچے اور مخلص اور حقیقی بندے کو جس شکل اور روپ میں دیکھنا چاہتا ہے وہی شکل اور روپ اور اسی نور کی جھلک دعاؤں کے ساتھ اور تدبیروں کے ساتھ مجاہدہ کے ساتھ اور قربانیوں کے ساتھ اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کر کے اپنے رب سے طلب کریں اور پائیں خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

پھر میں کہتا ہوں کہ صدقہ اور دعا سے میری مدد کریں اللہ تعالیٰ جس غرض کے لئے اس سفر کے سامان پیدا کر رہا ہے وہ غرض پوری ہو۔ میں نے شاید پہلے بھی بتایا تھا میرا پچھلے سال جانے کا پروگرام تھا پھر بعض وجوہات کی بناء پر چھوڑنا پڑا چنانچہ مغربی افریقہ سے ایک پرانے بوڑھے احمدی کا مجھے خط آیا کہ ساری عمر یہ حسرت رہی کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو حضرت مصلح موعود

رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوجائے غالباً انہوں نے اس غرض کے لئے رقم بھی جمع کی لیکن ان کو اس کی توفیق نہ ملی پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے اور انہوں نے لکھا کہ میں آپ کی شکل نہیں دیکھ سکا آپ سے مل کر برکت نہیں حاصل کرسکا میں زندہ ہوں آپ کا وصال ہو چکا ہے اب آپ کی خلافت ثالثہ کے وجود میں امید بندھی تھی کہ یہ موقعہ مل جائے گا آپ سے ملاقات ہوجائے گی لیکن میں اتنا بوڑھا ہوں کہ اب میرے دل میں یہ وسوسہ رہتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو جو ایک سال کا التوا ہے اس میں میں اس دنیا سے چلا جاؤں اور یہ حسرت میرے دل ہی میں رہے کہ جماعت احمدیہ کے امام کی زیارت کرسکوں۔

پس اس قسم کی تڑپ ان بھائیوں کے دل میں ہے اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ محبت سے اور فراست اور پیار سے اور ان کی ضرورتوں کے سمجھنے اور ان کے مطابق ان کے ساتھ سلوک کرنے سے ان کی پیاس کو بجھا سکوں اور خدا تعالیٰ ان کے لئے سیری کے سامان پیدا کردے۔ تا کہ وہ بشاشت کے ساتھ ہمارے کندھے سے کندھا ملائے۔ اسلام کی فتح کے دن کی طرف ہر قسم کی قربانیاں کرتے ہوئے بڑھتے چلے جائیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے بغیر کچھ ہو نہیں سکتا ہم اسی کے در کے بھکاری ہیں اور ہم اسی کے حضور جھکتے ہیں اسی پر ہمارا توکّل ہے دنیا کا کوئی سہارا نہ ہمارے پاس ہے نہ دنیا کے کسی سہارے کی ہمیں خواہش ہے اگر وہی ایک ہمارا پیارا سہارا بن جائے تو ہمیں سب کچھ مل گیا سارے سہارے ہم نے پالئے پس اسی کے سہارے اور اسی پر توکّل کرتے ہوئے اس یقین کے ساتھ میں اس سفر پر جارہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کرے گا کہ اسلام کے غلبہ کے دن جلد سے جلد آجائیں اور عاجزانہ طور پر جن صحیح اور سچی اور سیدھی راہوں کا میں متلاشی ہوں اللہ تعالیٰ ان راہوں کو میرے لئے بھی اور خدا کرے آپ کے لئے بھی منور کردے اور کامیابی عطا کرے اور خیریت کے ساتھ آپ یہاں رہیں اور خیریت کے ساتھ ہم وہاں سے واپس آئیں اور ان لوگوں کے پیار اور ان کے اخلاص سے اپنے خزانے بھر کر واپس لوٹیں اور وہ واقعات آپ کے ایمان میں زیادتی کا باعث بنیں جس طرح کہ یہاں کی قربانیاں ان کے ازدیادِ ایمان کا باعث بنتی ہے۔ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى (المائدہ:۳) کا ایک مفہوم ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ اپنی

زندگی اس طرح بناؤ کہ دوسرا اس سے سہارا لینے لگے اگر عملی زندگی میں اس قسم کا تعاون ہوا اور ہر ایک دوسرے بھائی کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی بندہ نظر آئے تو اس سے بشاشت بھی پیدا ہوتی ہے اور اس سے قربانی اور ایثار کی امنگ اور خواہش بھی پیدا ہوتی ہے اور انسان دنیوی تکالیف کو اور ان دنیوی مخالفتوں کو کوئی چیز نہیں سمجھتا ایک موج ہوتی ہے جو ٹھاٹھیں مارتی ہوئی آگے ہی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں رکھتا اور آخری غلبہ کے دن تک اس نسل کو جس کے لئے وہ مقدر ہو پہنچا دیتا ہے ہر نسل کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے وہ نسل وہی ہو ہمارے دل میں بھی یہ خواہش ہے اور ہم بھی اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اگلی نسل کیوں؟ یا اسکے بعد کی نسل کیوں؟ تو اپنے فضل سے ہماری زندگیوں میں اسی نسل کو وہ دن دکھا دے جو اسلام کے لئے عید کا دن ہوگا اور جس کا تو نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ کیا ہے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۹؍اپریل ۱۹۷۰ء صفحہ ۳، ۴)

❀❀❀